THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل: والدین کے کردار کا تجزیہ

Education of children and formation of moral values: An analysis of the role of parents

Aniba Gulzar
Ms Scholar Superior University, Lahore
anibagulzar99@gmail.com

Dr. Neelam Bano
Assistant Professor Superior University Lahore
Neelam.bano@superior.edu.pk
Hafiz Muhammad Bashir Haidri
Ph.D Scholar Superior University, Lahore
hmbashirhaidri@gmail.com

Abstract
This study explores the essential role that parents play in the whole development and behavioral development of their kids, therefore establishing the impact of parents as a foundation in building a child's personality and moral foundation. It investigates especially educational, social, and religious perspectives. Emphasizing the need to teach Islamic principles, respect, and tolerance for beneficial societal influence, the study ties parenting approaches to children's psychology and morals. Moreover, the research shows the importance of parents serving as role models in the transmission of moral values. The life of the messenger of Allah (PBUH) is a role model by which parents can train their children according to Islamic law's which is beneficial in the strong upbringing of the children.

According to the study, a balanced strategy for parenting characterized by love, support, and moral direction helps to produce emotionally strong and ethically grounded individuals. It highlights the exemplary role of the holy prophet Muhammad ﷺ as a model of loving parenting and provides parents with direction to improve their practices using efficient communication, empathy, and moral leadership, so generating an environment that greatly supports the development and progress of their children.

Keywords:
Child education, Parental Role, Moral Values, Character Development

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

تعارف

بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل ایک نہایت اہم موضوع ہے جو ہماری زندگی اور معاشرے کی بنیادی اصولوں سے متعلق ہے بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقتدار کی تشکیل کی ذمہ داری والدین اساتذہ کرام اور معاشرت پر عائد ہوتی ہے. اس تحریر میں ہم قرانی آیات اور احادیث کی روشنی میں بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل کے اصول اور ضوابط پر غور کریں گے سب سے پہلے اس بات کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت اور اخلاقی اقدار کی تشکیل ایک اہم ترین فریضہ ہے جسے اسلام نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے بچے ہمارے مستقبل کے معمار ہیں اور ان کی تربیت ہمارے معاشرے کی بنیاد ہے قران مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بچوں کی تربیت کے متعلق کئی احکامات اور نصیحتیں موجود ہیں. قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اولاد کی تربیت کے بارے میں واضح ارشادات موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ " 1

ترجمہ:"اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر و تشریح میں فرمایا کہ:

"علموهم وأدِّبوهم"

"ان (اپنی ولاد) کو تعلیم دو اور ان کو ادب سکھاؤ"۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنے بیوی بچوں کو فرائض شرعیہ اور حلال و حرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لیے کوشش کرے۔اولاد کی تربیت کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث سے بھی ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَانَحَلَ والدٌ أفضلَ مِنْ أدبٍ حسنٍ"2

"کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا کہ اس کو اچھے آداب سکھادے"۔

یعنی اچھی تربیت کرنا اور اچھے آداب سکھانا اولاد کے لیے سب سے بہترین عطیہ ہے۔

"عن ابن عباس قالوا: يارسول اللّٰه! قد علمنا ما حق الوالد فماحق الولد؟ قال: أن يحسن اسمه ويحسن أدبه". 3

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! والدین کے حقوق تو ہم نے جان لیے، اولاد کے کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے "۔

بچوں کی روحانی تربیت اور والدین کا کردار

بچوں کی تربیت میں گھر کے ماحول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بچوں کی بہتر تربیت کے لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانا نہایت ضروری ہے گھریلو جھگڑے اور ناچاقیاں گھر کی فضاء کو مکدّر بنا دیتے ہیں بچے ایسے ماحول کا اثر لیتے ہیں اور ان میں بہت سی بری عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اخلاقی خرابیاں جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ گھر کے ماحول کو بہتر بنانے میں نماز کی بے پناہ اہمیت ہے۔ پورے گھر میں نماز وقت پر ادا کی جائے۔ گھر کے تمام افراد نمازی ہوں تو بچے کا ذہن دین کی طرف راغب ہو گا۔ اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام بھی ہونا چاہئے اگر ہر روز گھر میں باقائدگی سے قرآن مجید کی تلاوت ہو تو اس سے بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔ بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے گھریلو ماحول کو جھوٹ سے پاک رکھنا لازمی ہے تاکہ بچوں کو شروع سے ہی سچ بولنے کی عادت پیدا ہو۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ بچوں کو اکثر اوقات سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ اس لیے والدین کو بچوں کی حسن تربیت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اسی کا آنحضرت ﷺ حکم فرماتے ہیں، ارشاد گرامی ہے:

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ۔ 4

حضرت انس بن مالک (رض) بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ۔

اولاد کی اخلاقی تربیت اور والدین کا کردار :

اخلاقی تربیت وہ عمل ہے جس کے ذریعے بچے کو اچھے اور برے کی پہچان، صحیح اور غلط کے درمیان تمیز اور معاشرتی اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس عمل میں والدین کا کردار

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

بنیادی اور کلیدی ہوتا ہے، کیونکہ والدین بچے کی پہلی درسگاہ ہیں اور بچے کی شخصیت کی تشکیل میں ان کا سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

اکمل المؤ منین ایمانا احسنھم خلقا ۔5

مؤمنین میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہو۔

گویا اخلاق کی بلندی سے ایمان کی بلندی مشروط ہے۔ تعمیر اخلاق و کردار کی ترغیب کے لیے آپ ﷺ نے ایک اور انداز سے فرمایا کہ:

ما من شیئ اثقل فی المیزان من حسن الخلق ان المؤ من لیدرک بحسن خلقه درجه الصائم القائم ۔

ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں۔ بیشک مؤمن اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نماز والے کا درجہ پاتا ہے۔

بچے کی زندگی میں سب سے پہلی تربیت والدین سے شروع ہوتی ہے۔ ابتدائی عمر میں جو رویے اور اخلاق والدین اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں، وہ بچے کی شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ بچے فطری طور پر اپنے والدین کی نقل کرتے ہیں اور ان کے رویوں سے سیکھتے ہیں۔ اس لیے والدین کا رویہ اور ان کی اخلاقیات بچوں پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں۔ بچے ہمیشہ اپنے والدین کی طرف دیکھتے ہیں اور ان کے عمل سے سیکھتے ہیں۔ اگر والدین سچائی، ایمانداری، تحمل، اور انصاف کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں تو بچے بھی انہی اصولوں کو اپناتے ہیں۔ والدین کو اپنے کردار اور عمل سے بچوں کے سامنے ایک مثالی شخصیت پیش کرنی چاہیے، تاکہ بچے ان سے متاثر ہو کر بہتر اخلاق اور رویے اپنائیں۔ بچوں کی اخلاقی تربیت کی بنیاد اس وقت رکھی جاتی ہے جب والدین انہیں اچھے اخلاق، عزت، اور دوسروں کے حقوق کا احترام سکھاتے ہیں۔ والدین کو بچوں کو یہ سکھانا چاہیے کہ ہر انسان کا ایک عزت و مقام ہے اور دوسروں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آنا اسلامی اور اخلاقی اصولوں کا حصہ ہے۔

ارشاد نبوی ہے کہ:

" انسان کی عظمت اس کی دین داری میں ہے ، اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں ۔ "

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

دانش نوازی اور خرد افروزی کا کیا زبردست انداز ہے، ایک صحابی میں خرد و دانش کا یہ جلوہ دیکھ کر حضور ﷺ نے ان کی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا :

انک فیک خصلتین یحبهما الله الحلم والاناة ۔6

تم میں دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ یہ دو عادتیں حلم وبردباری ہے۔

ایک دوسری حدیث میں

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنه ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ "۔7

مومن اپنے حسن اخلاق سے دن میں روزہ رکھنے والے اور رات میں عبادت کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
«مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔ 8

(روز قیامت) میزان میں حُسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی، بااخلاق شخص جو دلوں کو فتح کرلے وہی فاتح زمانہ۔ اچھے اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اور مقرب بننے کا بہترین ذریعہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا-9

میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہترین ہوں

بچوں میں برابری اور عدل وانصاف کرنا

والدین و مربی اگر بچوں میں عدل کریں تو وہ حسد کا شکار نہ ہونگے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے عدل و مساوات کا حکم دیا۔ اور ایسا کرنے والوں پر شدید نکیر کی۔ [10]

ان اسباب کا ازالہ کرنا جو حسد اکا ذریعہ بنتے ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ نئے بچے کی آمد سے پہلے ہی بچے کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے جس سے اسے یہ احساس ہو کہ وہ اب بھی ماں باپ کا منظور نظر ہے، اسی طرح ایسے کلمات استعمال نہیں کرنے چاہئے جن سے ان میں عداوت پیدا ہو، نہ لینے دینے میں تفریق کرنا چاہئے، حضور اکرم ﷺ نے حسد کرنے سے روکا اسے نیکیاں کھانے والا بتلایا۔ اس کی وجہ سے خیر دور ہو جاتی۔ حسد کرنے والے کو اپنے سے دور بتلایا۔ جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے اسی طرح حسد ایمان کو۔ [11]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

معاشرتی بیماریوں سے محفوظ رکھنا

بچوں کو معاشرتی بیماریوں سے محفوظ رکھنا والدین، اساتذہ، اور معاشرے کی اہم ذمہ داری ہے۔ معاشرتی بیماریاں جیسے جھوٹ، دھوکہ دہی، عدم برداشت، نشہ، اور فحاشی بچوں کی شخصیت اور مستقبل پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔ ان بیماریوں سے بچوں کو بچانے کے لیے عملی اقدامات اور رہنمائی ضروری ہے۔ بچوں اور معاشرے میں یہ گندی عادت بھی عام ہے، جس کی وجہ قرآن حکیم کی ہدایات اور اسلامی تربیت سے دوری ہے ،اس کا اصل سبب یہ ہے :

1-ماں باپ کی زبان سے گالم گلوچ فحش باتیں سننا، ایسے ماں باپ کی اولاد اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چل کر وہی گالیاں سیکھتی ہے جو سنتی ہے۔

2-بری صحبت اور گندے ساتھیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا انہی جیسا بنا دیتا ہے، بچوں کو ایسے گندے، بدزبان اور فحش گو ساتھیوں سے بچائیں تاکہ وہ بدزبانی اور بے راہ روی سے بچ سکیں۔ خود بھی ان کے ساتھ پیارا رویہ اور شائستہ زبان اختیار کریں، اور بچوں کو یہ بتلائیں کہ فحش گوئی اور بے ہودہ پن سے شخصیت مجروح ہو جاتی ہے، لوگوں میں بغض وحسد اور کینہ وعداوت پھیلتی ہے، انہیں وہ احادیث سنائیں جن میں فحش گوئی اور گالم گلوچ سے منع کیا گیا اور سخت سزا اور دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے، ذیل میں اس موضوع سے متعلق چند احادیث کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔[12]

زبان ہی جہنم میں گراتی ہے۔[13]

مومن طعنہ دینے، لعنت طعن کرنے والا، فحش گو اور گندی و بیہودہ باتیں کرنے والا نہیں ہوتا۔

ان کے مفید علوم، نفع بخش جدید ترقی سے فائدہ اٹھانا جائز ہے جسے علم طب، کیمیاء، انجینئرنگ، فیزیا اور جنگی وسائل واسباب وغیرہ، حکمت ودانائی کی بات دانا کی گم کردہ چیز ہے وہ اسے جب اور جہاں پائے اس کا وہی زیادہ حق دار ہے۔ جنگ کے ساز وسامان کی تیاری اور علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا گیا ہے

ان کے طور طریقے اختیار کرنا اور ان کے نقش قدم پر چلنا، ان کے وہ رسم ورواج اپنانا جو ہمارے دین سے جدا اور ہماری قوم کی خصوصیات واخلاق کے منافی ہیں، ان میں ان کی پیروی ناجائز وحرام ہے۔[14]

بچوں کو معاشرتی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے والدین، اساتذہ، اور معاشرتی رہنماؤں کو بچوں کی تربیت میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات، اچھی صحبت، مثبت کردار، اور محبت بھرے ماحول کے ذریعے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔ بچوں کی تعلیم اور شعور میں اضافہ کر کے اور میڈیا کے محفوظ استعمال کی تربیت دے کر انہیں معاشرتی برائیوں سے بچایا جاسکتا ہے، تاکہ وہ ایک بہتر انسان اور معاشرے کا مفید رکن بن سکیں۔

دینی تعلیم و تربیت میں والدین کا کردار

اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کے لئے زیور علم دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے ۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم و فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہیں اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے اعلیٰ تعلیم کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معزور ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارالعلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے

۔

بظاہر اسکی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مطمع نظر محض دنیاوی مال و جاہ ہوتی ہے، اخروی مراتب کا حصول ان کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہئے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز و روزہ کے مسائل، دیگر فرائض وواجبات، حلال حرام، خرید و فروخت، اجارہ یعنی اجرت پر خدمت لینے یا دینے، حقوق العباد وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔[15]

بہادری کی تعلیم دینا

والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کریں کہ ان تمام امور میں بہادری اور شجاعت کی جھلک نمایاں ہو۔ یہ تربیت پہلے ماں سے لے کر سن تمیز تک اور اس کے بعد تک ہوگی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ کوئی بھی گھرانہ ایسا نہیں جو اس طرف توجہ دیتا ہو بلکہ جب بچہ رونے لگتا ہے تو ماں اسے خاموش کرانے کیلئے تمام

وسائل استعمال کرتی ہے خواہ اسے کسی چیز سے ڈرانا پڑے بلکہ بعض اوقات ڈرانے کا عمل دیگر تمام وسائل پر غالب آجاتا ہے اور ماں سمجھتی ہے کہ وہ اچھا کر رہی ہے لیکن حقیت یہ ہے کہ بچہ اس قسم کی تربیت پر پروان چڑھے گا تو وہ کمزور ڈرپوک اور بزدل ہو گا وہ ہر چیز سے خوف محسوس کرے گا حتیٰ کہ وہ اپنے سائے سے بھی ڈر جائے گا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ابتدا ہی سے بچوں کے اندر جرت اور بہادر کی صفت پیدا کرنے تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں بچوں کی جسمانی مشق کرانے اور ان کے جسم طاقتور بنانے کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

المو من القواخیرۂواحب الی اللہ من المومن الضعیف۔[16]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن کی نسبت زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے۔

اس مقصد کے لئے عرب خاندان اسلام سے قبل اپنے بچوں کو دوسرے قبیلوں سے دودھ پلواتے تھے اور سمجھتے تھے کہ بچہ جوان ہو کر طاقتور اور بہادر بنے گا اور کسی چیز سے خوف محسوس نہیں کرے گا۔ عربوں کے اس فعل کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کو بھی قبیلہ بنو سعد کے دیہات میں دودھ پلوایا گیا تھا تاکہ آپ ﷺ بہادر اور طاقتور بنیں۔ نبی ﷺ بچپن میں بہت زیادہ جری اور بہادر تھے۔ بالغ ہونے سے قبل ہی نبی ﷺ جنگ میں شریک ہو چکے تھے۔ جنگ فجار میں آپ ﷺ اپنے چچا کو تیر دے رہے تھے۔

حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے جنگ احد کے دن اپنے بیٹے کو ایک تلوار دی جسے وہ اٹھا نہیں سکتا تھا تو اس عورت نے چمڑے کے تسمے سے وہ تلوار اس کے بازو کے ساتھ مضبوط باندھ دی۔ پھر اسے لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! میرا بیٹا آپ کی طرف سے لڑائی کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس بچہ سے کہا اے بیٹے! یہاں حملہ کرو۔ اے بیٹے! یہاں حملہ کرو، بالآخر وہ زخمی ہو کر گر گیا۔ پھر اسے حضور ﷺ کی خدمت میں لا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹے! شاید تم گھبرا گئے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! نہیں۔[17]

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ کو چھوٹا سمجھ کر غزوہ بدر میں جانے سے روک دیا۔ تو حضرت عمیرؓ رونے لگے تو حضور ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

آدابِ معاشرہ و مجلس کی تربیت میں والدین کا کردار

آدابِ معاشرہ و مجلس کی تربیت بچوں کی شخصیت سازی اور ان کے معاشرتی رویے کی بنیاد ہوتی ہے۔ یہ آداب وہ اصول اور رویے ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے فرد معاشرتی زندگی کا حصہ بنتا ہے اور دوسروں کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتا ہے۔ بچوں کو ان آداب کی تربیت دینے میں والدین کا کردار کلیدی ہوتا ہے، کیونکہ بچے ابتدائی زندگی میں اپنے والدین سے سیکھتے ہیں اور ان کے رویے کو اپناتے ہیں۔ سلام کرنا بہت اعلیٰ کام ہے اور اس سے آپس میں محبت بھی بیدار ہوتی ہے اور مسلمان پر فرض بھی ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو سلام کرے اگرچہ وہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہ ہوں۔ اور سلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ارشاد ربانی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۔18

"اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرلو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

عن ابی ہریرة قال:قال رسول اللہ ﷺ لا تدخلون الجنة حتی تؤمنوا و لا تؤمنوا حتی تحابوا، أولا أدلکم علیٰ شیء اذا فعلتموہ تحاببتم؟ افشوا السلام بینکم۔19

تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکو گے جب تک مومن نہ بن جائو اور تم مومن اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں صحبت نہ کرو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادو جو تم اختیار کرو تو آپس میں محبت کرنے لگ جائو گے (وہ) ہے آپس میں سلام کو عام کرو۔

آدابِ معاشرہ و مجلس کی تربیت میں والدین کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ والدین کی تربیت بچوں کو اچھا انسان اور معاشرتی فرد بننے میں مدد دیتی ہے۔ اسلامی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق بچوں کو معاشرتی اور مجلس کے آداب سکھانا ان کی زندگی میں مثبت اثرات ڈال سکتا ہے اور انہیں معاشرتی بیماریوں سے دور رکھنے میں بھی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

مددگار ثابت ہوتا ہے۔ سلام کے آداب سکھانے چاہیے تاکہ بچہ کسی کے ساتھ اچھی بات چیت کرنے کا عادی بن جائے تو سلام کے آداب جو حدیث رسول ﷺ نے بیان کیے ہیں وہ یہ ہیں کہ:

سوار پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺليسلم الراكب على الماشى والماشى على القاعد والقليل على الكثير ۔20

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ' سوار آدمی پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے اور تھوڑی تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں (اور ایک دوسری روایت یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے)

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو قدر و منزلت میں یا ہر کام میں چھوٹا ہے وہ پہل کرے اور یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے تو ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو اس حدیث کے تحت تربیت دیں تاکہ ہمارے بچے صحیح اور درست راستے پر چل سکیں اور بڑوں کی عزت کرنے میں پہل کریں۔ بچوں کو اس طرح سے سلام کرنے سے روکنا جس میں دوسروں کے ساتھ مشابہت ہو: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

عن عمروبن شعيب قال رسول الله ﷺ :ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى، فان تسليم اليهود الاشارة بالأضابع، وتسليم النصارى الاشارة بالأكف۔21

حضرت عبد بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو دوسروں کی مشابہت اختیار کرے نہ یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو اور نہ عیسائیوں کے ساتھ اس لیے کہ یہود کے سلام کا طریقہ انگلیوں سے اشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اس ممانعت کا مقصد ہے کہ مسلمانوں کی خصوصیات کو دوسروں سے ہر قسم کے معاملات میں ممتاز اور الگ تھلگ رکھا جائے بچے کو یہ سکھانا چاہیے کہ سلام کرنے میں پہل کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ حدیث نبوی ﷺ

قال رسول الله ﷺ من اجاب السلام فهو له ومن لم يجب فلا شيء له۔22

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سلام کا جواب دیا تو یہ اس کے لیے باعث اجر ہے اور جس نے جواب نہ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یہ بات ہر مربی کیلئے فرض ہے کہ وہ بچوں کو سلام کے متعلق تمام آداب سے آگاہ کریں کیونکہ یہ مسلمانوں کا شعار ہے اور نیکیوں میں اضافے کا سبب ہوتا ہے۔ آج ہمارے اوپر دینی رنگ کی بجائے یہود و نصاریٰ کا رنگ غالب آرہا ہے اور ہم مسلمان ہونے کے باوجود بھی ان کی ثقافت کو اپناتے ہیں حالانکہ ہمیں چاہیے تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور اپنی الگ ثقافت کے مالک ہیں اسے ترویج دیں۔

بچوں کے ساتھ محبت اور اعتماد کا ماحول اور والدین کا کردار:

ایک محبت بھرا اور اعتماد پر مبنی ماحول بچوں کی تربیت کے لیے بے حد اہم ہے۔ جب والدین بچوں کو پیار اور توجہ دیتے ہیں اور ان کی بات سنتے ہیں، تو بچے خود اعتمادی محسوس کرتے ہیں اور اخلاقی طور پر مضبوط ہوتے ہیں۔ اس سے بچوں کو صحیح اور غلط میں تمیز کرنے میں مدد ملتی ہے اور وہ اپنے فیصلے بہتر انداز میں کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ والدین کا تعلق صرف حکم دینے کا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ والدین کو بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب بچے اپنے والدین کو اپنا دوست سمجھتے ہیں، تو وہ اپنے مسائل اور خیالات کھل کر شیئر کرتے ہیں اور والدین انہیں بہتر راہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

حاصلِ کلام

اس تحقیقی مقالے کے مطالعہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اسلام میں بچوں کی تربیت محض ایک سماجی ضرورت یا دنیاوی ذمہ داری نہیں، بلکہ ایک اہم ترین دینی فریضہ اور والدین پر عائد ہونے والا شرعی قرض ہے۔ بچہ فطری طور پر ایک سفید کاغذ یا نرم شاخ کی مانند ہوتا ہے؛ مربی اور والدین اسے جس رخ پر چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تربیتِ اولاد کا اصل مقصد انہیں نہ صرف دنیاوی فتنوں سے بچانا ہے، بلکہ ان کی ایسی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

کردار سازی کرنا ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں اور ایک بااخلاق، نڈر اور بااعتماد مسلمان کے طور پر معاشرے کے لیے نفع بخش ثابت ہوں۔

مقالے کا لبِ لباب یہ ہے کہ بچوں کی شخصیت اور اخلاقیات کی بنیاد گھر میں ہی رکھی جاتی ہے، جہاں والدین کا رویہ، ان کی باہمی محبت اور عدل و انصاف کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔ تربیت محض زبانی نصیحتوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ والدین کے اپنے عمل اور گھر کے پاکیزہ ماحول کا عکس ہوتی ہے۔ والدین کی ذمہ داری صرف بچوں کی مادی اور جسمانی ضروریات پوری کرنے تک محدود نہیں، بلکہ ان کی روحانی بالیدگی اور اخلاقی اقدار کی منتقلی ان کا اصل امتحان ہے۔ جب والدین خود کو ایک عملی نمونہ بنا کر پیش کرتے ہیں اور دینی و دنیاوی تعلیم کے درمیان ایک متوازن شاہراہ متعین کرتے ہیں، تو وہ ایک ایسی نسل تیار کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو اخلاقی طور پر مضبوط، ذہنی طور پر بیدار اور دین و دنیا دونوں میں سرخرو ہوتی ہے۔ الغرض، والدین کے آج کے بوئے ہوئے اخلاقی بیج ہی کل کے پرامن اور صالح معاشرے کی بنیاد بنتے ہیں۔

سفارشات

مقالے کے حاصلِ مطالعہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل تجاویز و سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

والدین اور مربیین کی علمی و عملی تربیت

والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کی تربیت سے قبل خود تربیتِ اولاد کے اسلامی اصولوں، نفسیات اور اسلوبِ نبوی ﷺ کا مطالعہ کریں۔

والدین کو چاہیے کہ وہ نصیحت سے زیادہ اپنے عمل پر توجہ دیں، کیونکہ بچہ وہی سیکھتا ہے جو وہ اپنے بڑوں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

گھریلو ماحول کی نظریاتی و روحانی اصلاح

گھروں کو باہمی لڑائی جھگڑوں اور تلخیوں سے پاک رکھا جائے۔

گھر میں تلاوتِ قرآن، نماز کی پابندی اور مسنون دعاؤں کا باقاعدہ اہتمام کیا جائے تاکہ بچہ ایک مادی ماحول کے بجائے روحانی ماحول میں پروان چڑھے۔

نظامِ تعلیم و نصاب میں توازن

تعلیمی اداروں اور پالیسی سازوں کو چاہیے کہ وہ نصابِ تعلیم میں دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ "اخلاقیات" اور "سیرتِ طیبہ" کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کریں۔

تعلیم کا مقصد صرف ڈگری کا حصول نہیں بلکہ ایک باکردار انسان کی تخلیق ہونا چاہیے۔

جدید ٹیکنالوجی کا حکیمانہ استعمال

بچوں کو ڈیجیٹل میڈیا اور سوشل میڈیا کے بے جا استعمال سے بچانے کے لیے "فلٹرنگ" کے بجائے "شعور" (Awareness) پیدا کیا جائے۔

والدین بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی جاسوسی کے طور پر نہیں بلکہ ایک شفیق دوست اور راہنما کے طور پر کریں۔

سماجی عدل اور معنوی حقوق کی پاسداری

والدین صرف مادی چیزوں (لباس، خوراک) میں ہی نہیں بلکہ توجہ، پیار اور وقت دینے میں بھی تمام بچوں کے درمیان مکمل برابری برقرار رکھیں۔

بچوں کی حوصلہ شکنی کے بجائے ان کی چھوٹی چھوٹی نیکیوں اور کامیابیوں پر ان کی تحسین کی جائے۔

معاشرتی برائیوں کا سدِباب

بچوں کو بری صحبت اور گندے ماحول سے دور رکھنے کے لیے انہیں متبادل کے طور پر صحت مند تفریح اور تعمیری سرگرمیاں فراہم کی جائیں۔

بچوں میں "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کا جذبہ پیدا کیا جائے تاکہ وہ معاشرے کے ایک فعال اور مصلح رکن بن سکیں۔

حوالہ جات

1- التحریم:6

2- البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، ط: ثانیہ، 1419ھ، حدیث نمبر: 422

3- بیہقی، أحمد بن الحسین بن علي بن موسی، سنن بیہقی، جامعة الدراسات الإسلامیة، کراچی 1989، حدیث نمبر 42

4- ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی، السنن، دار لکتب العلمیہ،، بیروت، لبنان، 1998ء حدیث نمبر: 3679۔

5۔ احمد بن حنبل، المسند، مؤسسۃ الرسالۃ، ط اول، 2001ء، ج، 2، ص، 50

2۔ السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابی داؤد، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، 1430ھ۔ حدیث نمبر 484

3۔ الدارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل، سنن الدارمی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، رقم الحدیث: 3848

6۔ القشیری، ابوالحسن مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، ط: ثانیہ، 1421ھ، کتاب الایمان باب الامر بالایمان باللہ تعالی، ج 1، ص: 35

7 السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابی داؤد، کتاب الایمان، باب في حسن الخلق، رقم الحدیث 4798 -

8 السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابی داؤد، کتاب الایمان، باب في حسن الخلق، رقم الحدیث 4799 -

9 - البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، رقم الحدیث 3559 -

10- منذری، ابومحمد عبدالعظیم بن عبدالقوی، التغیب والترھیب، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1995ء،: 4/ 325

11- البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 445۔

12- التبریزی، محمد بن عبداللہ الخطیب العمری (تحقیق: محمد ناصر الدین البانی)، مشکوۃ المصابیح، المکتب الاسلامی، بیروت،، 1985ء، 2/ 627۔

13- شہید، محمد حبیب اللہ، تربیت اولاد، مکتبہ الحبیب، کراچی، پاکستان: ص: 21۔

14- السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابی داؤد،، حدیث نمبر: 590۔

15- البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 2234۔

16- الخرائطی، ابوبکر محمد بن جعفر، مکارم الاخلاق ومعالیہا و محمود طرائقہا، دارالآفاق العربیہ، قاہرہ، مصر، ط: اولی، 1419ھ۔ 2/541

17- القشیری، ابوالحسن مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، 1421ھ۔، الصحیح، حدیث نمبر: 2664۔

18- سورہ النور: 27

19- القشیری، ابوالحسن مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، 1421ھ۔، کتاب الایمان، باب لایدخل، حدیث 54

20- الشیبانی، ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1421ھ۔، مسند ابی هریرہؓ، حدیث 8312، ج 14، ص 6

21- الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک، سنن ترمذی، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض،، 1420ھ۔، کتاب الاستیذان والادب عن رسول ﷺ، باب ماجاء في کراھیۃ اشارۃ الید في الاسلام، حدیث نمبر 2695

22- الشیبانی، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل حدیث 15666، ج24، ص

1. Al-Tahrim: 6
2. 22 Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, Saudi Arabia, 2nd edition, 1419H, Hadith No: 422
3. Al-Bayhaqi, Ahmad bin Al-Husayn bin Ali bin Musa, Sunan Al-Bayhaqi, Jami'ah Ad-Dirasat Al-Islamiyah, Karachi, 1989, Hadith No: 42
4. Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini, As-Sunan, Darul Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1998, Hadith No: 3679
5. Ahmad bin Hanbal, Al-Musnad, Mu'assasat Ar-Risalah, 1st edition, 2001, Vol 2, p. 50
6. As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, Saudi Arabia, 1430H, Hadith No: 484
7. Ad-Darimi, Abu Muhammad Abdullah bin Abdurrahman bin Al-Fadl, Sunan Ad Darimi, Dar Ihya At-Turath Al-Arabi, Beirut, Hadith No: 3848
8. Al-Qushayri, Abu Al-Hasan Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, Saudi Arabia, 2nd edition, 1421H, Kitab Al-Iman, Bab Al-Amr Bil-Iman Billahi Ta'ala, Vol 1, p. 35
9. As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Kitab Al-Iman, Bab Fi Husn Al-Khuluq, Hadith No: 4798
10. As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Kitab Al-Iman, Bab Fi Husn Al-Khuluq, Hadith No: 4799
11. Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith No: 3559
12. Al-Mundhiri, Abu Muhammad Abdulazim bin Abdulqawi, At-Targhib Wat-Tarhib, Darul Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1995, Vol 4, p. 325
13. Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith No: 445
14. At-Tabrizi, Muhammad bin Abdullah Al-Khatib Al-Umari (Tahqiq: Muhammad Nasiruddin Al-Albani), Mishkat Al-Masabih, Al-Maktab Al-Islami, Beirut, 1985, Vol 2, p. 627
15. Shaheed, Muhammad Habibullah, Tarbiyat Awlad, Maktabah Al-Habib, Karachi, Pakistan, p. 21
16. 14 As-Sijistani, Abu Dawud Sulayman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Hadith No: 590
17. Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith No: 2234

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

18. Al-Khara'iti, Abu Bakr Muhammad bin Ja'far, Makarim Al-Akhlaq Wa Ma'aliha Wa Mahmud Turuqiha, Dar Al-Afaq Al-Arabiyyah, Cairo, Egypt, 1st edition, 1419H, Vol 2, p. 541

19. Al-Qushayri, Abu Al-Hasan Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, 1421H, As-Sahih, Hadith No: 2664

20. Surah An-Nur: 27

21. Al-Qushayri, Abu Al-Hasan Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, 1421H, Kitab Al-Iman, Bab La Yadkhul, Hadith No: 54

22. Ash-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad, Mu'assasat Ar-Risalah, Beirut, 1421H, Musnad Abi Hurayrah, Hadith No: 8312, Vol 14, p. 6

23. At-Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa bin Surah bin Musa bin Adh-Dhahak, Sunan At-Tirmidhi, Darussalam Lilnashr Wat-Tawzi, Riyadh, 1420H, Kitab Al Isti'than Wal-Adab An Rasul □, Bab Ma Ja'a Fi Karihati Isharat Al-Yad Fi Al-Islam, Hadith No: 2695

24. Ash-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad bin Hanbal, Hadith No: 15666, Vol 24, p. 439